سید فیض الرحمٰن ہمدانیؒ

خلیل الرحمٰن ○

ہمارے پیارے والد، سید مودودیؒ کے دیرینہ رفیق، ریسرچ اسکالر و منتظم مطبوعات دارالعروبہ، سید فیض الرحمٰن ہمدانی دعوت الی اللہ اور فریضہ اقامت دین کی ایک طویل اور ان تھک جدوجہد کے بعد بالآخر ۱۷ جون ۱۹۹۹ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

سید فیض الرحمٰن ہمدانی مرحوم قصور شہر میں سادات خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ ۹ جنوری ۱۹۲۷ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی فارسی آبائی طور سے پڑھی اور پھر علم کی پیاس میں کئی مدارس سے فیض حاصل کیا۔ انھوں نے مولانا محمد چراغ صاحب (مرحوم) کے مدرسہ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ سے باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور وہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے علاوہ مولوی فاضل اور عربی کے امتحانات بھی پاس کیے۔ عربی زبان و ادب سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ مولانا مودودیؒ کا کافی لٹریچر پڑھ چکے تھے۔ ان کے زبردست عقیدت مند تھے۔ قصور واپس آئے اور جماعت کا کام باقاعدہ شروع کیا۔ عزیز و اقارب نے سخت مخالفت کی۔ لیکن انھوں نے تحمل اور بردباری سے کام جاری رکھا۔ ۱۹۶۳ میں مولانا خلیل احمد حامدیؒ نے انھیں دارالعروبہ میں شریک کار بنالیا۔

جدید عربی پر مہارت حاصل کرنے کے لیے، ۱۹۷۰ میں، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کے توسط سے انھوں نے مصری کلچرل سنٹر میں باقاعدہ جانا شروع کیا۔ اسی دوران انھیں ریاض یونی ورسٹی جانے کا موقع ملا۔ وہاں سے وہ ایجوکیشن میں سند حاصل کر کے واپس وطن لوٹے اور دارالعروبہ میں بڑی تندہی اور جانفشانی کے ساتھ خدمات سرانجام دینے لگے۔

دارالعروبہ جماعت اسلامی پاکستان کا انتہائی اہم اور متحرک شعبہ تھا۔ زیادہ تر عرب اور دوسرے اسلامی ممالک کے سربراہوں اور وہاں کی اسلامی تحریکوں کے ساتھ روابط رکھنا، عالمی کانفرنسوں میں شرکت کرنا اور

○ فرزند، سید فیض الرحمٰن ہمدانی مرحوم

لوگوں کو جماعت کے موقف سے آگاہ کرنا' نیز لٹریچر کو عربی میں منتقل کرنا اس شعبے کے اغراض و مقاصد تھے۔

مولانا مسعود عالم ندوی ؒ کے قائم کردہ اس شعبے کو مولانا خلیل احمد حامدی مرحوم نے بہت آگے بڑھایا۔ ہمدانی صاحب نے ان کے دست راست کے طور پر تمام محاذوں پر ڈٹ کر کام کیا جہاں ضرورت محسوس کی گئی یا جہاں ڈیوٹی لگائی گئی۔ اس مرد مجاہد نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن انداز میں نبھانے کی بھرپور کوشش کی۔

انھوں نے جہاں دارالعروبہ میں دیگر خدمات انجام دیں' تصنیف و طباعت اور تراجم کا کام سرانجام دیا وہاں تعلیم و تدریس کے فریضے سے بھی غافل نہ رہے۔ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ میں تدریس کا فریضہ بھی انجام دیا۔ اس کے علاوہ عربی زبان میں جماعت اسلامی پاکستان کے ترجمان المنصورہ کی ذمہ داری میں بھی شریک رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

ہمدانی صاحب کی ایک نمایاں خدمت افغان جہاد میں مجاہدین اور دیگر فارسی و پشتو جاننے والے لاکھوں مسلمانوں کو گمراہی سے نکالنے اور اسلام کی فکر سے آگہی کے لیے مولانا مودودی ؒ کا لٹریچر فارسی' پشتو اور دیگر زبانوں میں ترجمہ کروا کر ان تک پہنچانا ہے۔ اس طرح سے انھوں نے دور دراز علاقوں میں اسلام کی فکر' جہاد کا پیغام اور دین کی بصیرت کو عام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس دوران ۷۳ کتابیں فارسی میں اور دیگر کتابیں روسی' پشتو' ترکستانی اور انگلش میں ترجمہ و طباعت کروا کر لوگوں تک پہنچانے کا باقاعدہ اہتمام کیا۔ یہ جہاں افغان جہاد کے ثمرات کا ایک پہلو ہے' وہاں مولانا ہمدانی صاحب کے لیے صدقہ جاریہ بھی ہے جو تا ابد جاری رہے گا اور ان کے بلندی درجات کا باعث ہو گا' ان شاء اللہ!

ہمدانی صاحب کی خدمات جلیلہ میں نمایاں ترین کام سید مودودی ؒ کے لٹریچر کو عربی اور فارسی میں ترجمہ کروانا اور اس کی اشاعت ہے۔ اس ضمن میں ایک عظیم خدمت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ؒ کی تفہیم القرآن کا فارسی زبان میں ترجمہ کروانا ہے۔ پچھلے سال ہی اس کی طباعت سے فارغ ہوئے اور اب اس کی اشاعت کے لیے کوشاں تھے۔ اس کے لیے ایران کے دور دراز علاقوں کے دورے کیے اور علما سے ملاقاتیں اور رابطے کیے۔ تاشقند' سمرقند اور بخارا کے سفر کے لیے بھی کئی دفعہ تیار ہوئے مگر صحت نے اجازت نہ دی۔ جدید مسائل پر رہنمائی کے لیے سید مودودی ؒ کی معروف تصنیف رسائل و مسائل (چھ حصے) کا فارسی میں ترجمہ کروانا اور دیگر ۱۲ کتب کا عربی میں ترجمہ و طباعت اور ترسیل کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے۔ آخری منصوبہ جس پر کام کر رہے تھے وہ سید مودودی ؒ کا ترجمہ قرآن معہ مختصر حواشی تھا۔ یہ بھی مکمل ہو گیا تھا' نظرثانی کر رہے تھے مگر عمر نے وفا نہ کی۔

ان کی ساری زندگی اخلاص کا نمونہ تھی۔ خود کہا کرتے تھے کہ اللہ مجھ سے کچھ کام لے لے تاکہ اس

کے حضور جا کر پیش کر سکوں اور درخواست کروں کہ یہ تیری رضا و خوشنودی کے لیے کیا تھا۔ اس کے عوض تو راضی ہو جا اور میری بخشش کر دے۔

اپنی صلاحیت اور لیاقت کی بنیاد پر بہت کچھ کما سکتے تھے' دنیاوی سہولتیں حاصل کر سکتے تھے مگر انھوں نے رزق کفاف کو اوڑھنا بچھونا بنایا اور تمام عمر بغیر کسی لالچ اور صلے کے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

ان کے ایک قریبی دوست محمد شریف قریشی کے مطابق: "وہ سچے غم خوار' بے لوث خدمت گزار' ایثار پیشہ اور پرخلوص خصوصیات کی حامل نہایت عمدہ شخصیت کے مالک تھے۔ وہ سراپا عجز و انکسار تھے۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ حالات کیسے بھی ہوں انھوں نے صبرواستقامت کا دامن کبھی بھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ انھیں سید مودودیؒ سے بے حد عقیدت اور تحریک اسلامی سے بے پناہ لگاؤ تھا۔ انھوں نے تادم مرگ اپنے اس جذبہ عشق کو نبھایا۔ اس راہ میں دنیاوی مال و متاع کو بھی انھوں نے ٹھکرا دیا۔ ان کے والد ایک بااثر سیاسی اور دینی شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا حلقہ عقیدت بھی وسیع تھا۔ اگر ان کی گدی سنبھالنا مطلوب ہوتا تو سیادت و قیادت ان کے قدم چومتی اور دنیاوی اعتبار سے جاہ و حشت کی کمی نہ ہوتی۔ لیکن یہ مرد قلندر' حق کا سپاہی ان سب چیزوں سے بے نیاز ہو چکا تھا۔ دین حق کی خدمت میں انھیں لطف محسوس ہوتا تھا۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے"۔

۱۹۹۷ میں فالج کے اچانک حملے نے ان کی بینائی ان سے چھین لی۔ ہماری والدہ بھی فالج کی وجہ سے شدید علیل تھیں۔ وہ اپنی نظر کی وجہ سے بہت فکرمند رہتے تھے کیونکہ ان کا کام رک گیا تھا۔ اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں: "نظر کی کمزوری کی وجہ سے میں ایک ماہ بیکار رہا"۔ وہ اپنے بہت سے منصوبے مکمل کرنا چاہتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو نظر لوٹانی شروع کر دی اور انھوں نے اپنا کام پھر سے شروع کر دیا۔ ترجمہ قرآن فارسی میں تیار ہو رہا تھا اور دیگر منصوبے زیر تکمیل تھے۔ اس دوران بہت سے محبوب ساتھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اہلیہ اور بڑے بھائی بھی اس دنیا سے گزر گئے مگر وہ انتہائی صبر اور استقامت سے اپنے مشن میں مصروف رہے۔ ۲۳ اپریل ۱۹۹۹ کو ایک بار پھر فالج کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے کافی عرصہ بے ہوشی کی حالت میں رہ کر بالآخر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کو دین کی خدمت کے لیے انھی جیسا جذبہ عطا فرمائے' اخلاص کا نمونہ بنائے اور ان کے لیے صدقہ جاریہ! (آمین)

اہم گذارش: اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔ (ادارہ)